

وفیات:

ایک مدنی دوست کی المناک جدائی

گزشتہ دنوں ایک نہایت ہی جگرپاش اور اعصاب شکن حادثے نے دل کی دنیا کو ویران اور دماغ کی سلطنت کو تلپٹ و پریشاں کر دیا۔ دراصل یہ واقعہ کچھ ایسی شدت کا تھا کہ اس کا فوراً ہی یقین کرنا میرے لئے ناممکن تھا۔ یہ وحشت انگیز خبر ہمارے نہایت ہی قیمتی ہر لحیزہ جواں سال دوست مولانا قاری محمد صفی اللہ ساکن مدینہ منورہ کی حادثاتی موت کی تھی جس نے نہ صرف ان کی مادر علمی اور ان کی بے مثال مہمان نوازی سے محفوظ ہونے والے ساری دنیا میں پھیلے ہوئے بے شمار علماء و مشائخ اور سینکڑوں جاننے والوں کو نہایت ہی مضطرب و افسردہ کر دیا۔

عہد رسول ﷺ مدینہ المنورہ زادہ اللہ شرفاً جو ہر مسلمان کے دل کی سر زمین پر ہمیشہ قائم و دائم اور جگمگاتا رہتا ہے اس شہر خوباں صد بہتر از غلہ بریں اور رُحکِ فردوس کی حسیں اور مقدس یادیں، محبتیں اور شامیں بھلا کون بھول سکتا ہے؟ پھر ایسے بہترین شہر میں قدرت نے حضرت مولانا محمد صفی اللہ کو عشا قان رسول ﷺ کا بہترین خندہ پیشاں میزبان مہیا فرمایا تھا جو مدینہ طیبہ کی مہمان نوازی کی شاندار روایات کا امین اور حضرت محمد ﷺ کی سنتوں اور خصوصاً سخاوت اور اعلیٰ اخلاق و اقدار کی بے مثال صفات سے مزین تھا۔ رمضان اور حج کے موقع پر ہمارے علاوہ بھی دنیا بھر سے آئے ہوئے سینکڑوں مہمانوں کی خدمت میں یہ دیدہ و دل فرس راہ کئے رکھتا۔ ہر مہمان کو مدینہ منورہ کے مقدس مقامات اور پرٹو رواد یوں کی زیارتوں سے سرفراز فرماتے۔ ایک مہمان کو اتارنے کے بعد دوسری اور تیسری جگہ مہمانوں کو لانا لے جاتا اور ان کی ضیافتیں و دعوتیں کرنا ایک مشکل امر تھا۔ صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک مسلسل سڑکوں پر گاڑی چلانا اور بے لوث خدمت کرنا آج کے نفسانفسی اور مادیت کے دور میں بہت بڑی بات ہے۔ مولانا صفی اللہ حقانی مرحوم نے مدینہ منورہ کی پاکیزہ گلیوں میں بچپن گزارا اور اسی وادی مقدس کے تبرک گرد و غبار میں نشوونما پائی۔ پھر والد حضرت مولانا نصر اللہ ترکستانی و اہل خانہ کے ہمراہ اکوڑہ خٹک تشریف لائے، یہیں پر پلے بڑھے اور پڑھے۔ حفظ قرآن کی سعادت دار الحفظ سے کی اور اسلامی علوم سے استفادہ دار العلوم حقانیہ سے کیا۔ کچھ عرصہ مختلف درجات میں میرے ہم سبق بھی رہے۔ پھر دارالعلوم میں حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہ کے علمی و تحقیقی سرگرمیوں میں رفیق خاص رہے اور علم و قلم و کتاب سے گہری وابستگی پیدا ہوئی۔ بعد میں اپنے والد مرحوم کے ہمراہ دوبارہ مدینہ منورہ منتقل ہو گئے جس کی تمنا اور آرزو میں وہ عرصہ دراز سے کسی شکل کی طرح تڑپتے رہتے۔ بلا خرم مدینہ منورہ خاندان کے ہمراہ دوبارہ پہنچ گئے اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اسی کوچہ کے حاکم بن گئے جس کی آغوش میں انہوں نے بچپن ہی سے اپنی

کفار کی خواتین کے لئے رحمت:

کفار سے جنگ ہوتی تو مجاہدین کو حکم دیتے۔

عن عبدالله بن عمر قال نہی رسول اللہ ﷺ عن قتل النساء والصبيان (بخاری مسلم)
ترجمہ: عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے جہاد میں کفار کے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

یہود و نصاریٰ کی گستاخیاں اور اسلام کی حقانیت

رحمت دو عالم کی نظر میں کفار کے بچوں اور عورتوں کے قتل کی بھی جب تک وہ جہاد میں عملاً شریک نہ ہوں مارنے سے منع فرمایا۔ اور ان آنکھوں پر قصب، اسلام دشمنی کی عینک پہننے والوں کو اسلام پھر بھی دشمن و مذہب اور مسلمان تخریب کار نظر آتے ہیں۔ جبکہ ان مردودوں کو جہاں مسلمانوں کو خون و آگ کے سیلاب میں اپنی پیاس بجھانے کا شوق پورا کرنا ہو تو ایک مطلوب اور ٹارگٹ کی آڑ میں اپنے ڈرونز کے ذریعے ہزاروں بوڑھوں، عورتوں اور بچوں کا قتل اپنا حق اور شیر مادر سمجھتے ہیں۔ ان کی اس دوغلا پن کی وجہ سے ان میں جس کے سر میں ذرہ برابر عقل اور شعور ہو مسلمان ہو کر صیہونیوں اور نصرانیوں کی منافقت سے علی الاعلان براہ کھینچ کر لیتا ہے۔ آپ حضرات اخبارات کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ جب بھی یہ بد بخت قرآن و ہدیا کو نیچا دکھانے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں۔ بیشتر یہودیوں اور نصاریٰ میں اسلام کے بارے میں تجسس اور مطالعہ کی چنگاری بجڑک اٹھتی ہے۔ جسکی وجہ سے ہر سال امریکہ، یورپ، فرانس، آسٹریلیا اور دیگر غیر مسلم ملکوں میں ہزاروں غیر مسلم اسلام کی حقانیت سے متاثر ہو اسلام قبول کر رہے ہیں۔ ملعون پادری کی حیثیت نہ جسات کے بعد کل میں نے اخبار میں پڑھا کہ اس واقعہ سے پہلے اگر اسلامی لٹریچر کے مطالعہ کا شوق انگریزوں کا دس فیصد تھا اب ایک ہفتہ میں یہ تناسب تیس چالیس فیصد تک پہنچا حتیٰ کہ بازاروں میں اسلامی لٹریچر کی شدت سے کمی محسوس ہو رہی ہے۔

غلاموں اور مزدوروں کے لئے رحمت:

یہ حیا باختہ اور مادر پدر آزاد لوگ اپنے زیر نگین لوگوں سے جو سلوک کرتے ہیں اور رحمۃ اللعالمین کی تعلیم کو دیکھتے کہ ایک دفعہ سیدنا ابوسعود انصاریؓ اپنے ایک غلام کو کسی قصور کی وجہ سے پیٹ رہے تھے اس دوران خاتم الانبیاء ﷺ نے یہ کیفیت دیکھی رنجیدہ ہو کر فرمایا ”ابوسعود اس غلام پر تمہیں جس قدر اختیار ہے اللہ تعالیٰ کو تم پر اس سے زیادہ اختیار ہے۔ امام الانبیاء ﷺ جس وقت دنیا سے پردہ فرما رہے تھے نہ مال کی وصیت کی نہ دولت و اقتدار کی بلکہ اس وقت بھی اپنے صلیب رحمت کا مظاہرہ فرمایا کہ الصلوٰۃ وما ملکتم ایمانکم یعنی نماز موت تک قائم رکھو اور اپنی عورتوں اور غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کرو

اسن و سلامتی کا علمبردار دین

ان اسلام اور محمد الرسول اللہ ﷺ کے نام سے خوف زدہ ہر اس میں جتلا بہ راہ روی کے پرچاروں کو کیا معلوم کہ محبوب ربانی ﷺ جن کے صدقے یہ تمام کائنات وجود میں آئی اس کا نہ تو شر و جلا و غفبت و پاکازی، اسن و سلامتی کا علمبردار ہے۔